۲۵ ؍ دسمبر ۱۹۰۸ء

خطبہ جمعہ

اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَاهُمْ يُنْصَرُوْنَ۔ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ قَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ (البقرۃ:۸۷،۸۸)۔

فرمایا:۔ یہ آیات اس سلسلہ درس قرآن سے ہیں جو میں ہر جمعہ یہاں سنایا کرتا ہوں۔ پس میں اس وقت کوئی ایسا وعظ نہیں کروں گا جو اس اجتماع[1] کی خصوصیت سے وابستہ ہے۔ اس کے لئے خدا کے فضل و توفیق سے کل کا دن ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں نصیحت کرتا ہے بایں طور کہ جو اگلی قوموں کی برائیاں اور خوبیاں ہیں ان کا بیان کرتا ہے تا کہ مسلمان ان برائیوں سے بچیں۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ وہ ان عذابوں سے محفوظ رہیں

---

[1] اجتماع سے مراد جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ہے جو ۲۶ دسمبر سے شروع ہوتا ہے۔

گے جو ان برائیوں کی وجہ سے ان پر نازل ہوئے اور ان خوبیوں کو اختیار کریں جن کی برکت سے ان پر طرح طرح کے انعام ہوئے۔

ان آیات میں یہودیوں کے متعلق فرمایا کہ بہت سے لوگ ورلی زندگی کو پسند کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ موجودہ حالت اچھی رہے۔ پس وہ اس آواز کی طرف رغبت کرتے ہیں جو چند منٹ کے لئے لطف دے اور وہ نظارہ ان کے مرغوب خاطر ہوتا ہے جو عارضی ہو۔ لیکن اس سچے سرور کی پروا نہیں کرتے جو دائمی ہے اور جس پر کبھی فنا نہیں ہوتی۔

ایسے لوگوں کے لئے بھی دنیا کو دین پر مقدم کرنا ایک عذاب ہو جاتا ہے اور وہ ہر لحظہ' ہر گھڑی ان کو دکھ دیتا رہتا ہے اور کسی وقت بھی کم نہیں ہوتا۔ چونکہ عاقبت انہوں نے پسند نہیں کی وہ خدا سے بعد میں ہوتے ہیں جو عذاب ہے۔ وہ اس سے معذب ہوتے ہیں۔ لیکن اس قسم کے عذابوں کے وعدے ہر مذہب میں نہیں۔ یہ اسلام کی خصوصیت ہے کہ جس عذاب کا وعدہ دیا جاتا ہے اس کا نمونہ دنیا میں بھی دکھادیا جاتا ہے تاکہ یہ عذاب اس آنے والے عذاب کے لئے ایک ثبوت ہو۔

دیکھو! وہ قوم جس میں آج اچھے لڑکے نہیں ان پر کبھی وہ وقت بھی آجاتا ہے کہ ان میں اچھے لڑکے پیدا ہوں۔ وہ قوم جن میں زور آور نہیں ایک وقت ان پر آتا ہے کہ ان میں زور آور پیدا ہوں۔ اگر ان کے پاس آج سلطنت نہیں تو اس زمانہ کی امید کی جاسکتی ہے جب ان میں بھی امارت آجائے۔ ہندوؤں کی حالت گزشتہ و موجودہ پر غور کرو۔ جب ہم بچے تھے تو یہ ہندو اتنے تعلیم یافتہ نہ تھے کہ معلم بن سکیں اسی لئے اکثر مسلمان معلمین نظر آتے تھے۔ پھر ہمارے دیکھتے دیکھتے یہ تعلیم میں اس قدر ترقی کر گئے ہیں کہ اب معلم ہیں تو ان میں سے' افسر ہیں تو ان میں سے۔ وہ اپنی طاقت پر اب یہاں تک بھروسہ رکھتے ہیں کہ ہم کو اس ملک سے نکال دینے یا گورنمنٹ پر دباؤ ڈال دینے پر تلے بیٹھے ہیں۔ اس بات کا ذکر میں نے صرف اس لئے کیا ہے کہ قوموں میں جہالت کے بعد علم آجاتا ہے۔ زوال کے بعد ترقی ہو سکتی ہے اور ایسا ہوتا رہتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے ایک قوم ہے (یہود) جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کیا تھا۔ ہم نے ان کو یہ سزا دی کہ اور قوموں میں تو تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں مگر ان میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی اور ان کا کوئی ناصر و مددگار نہ ہوگا۔ چنانچہ یہودیوں کی کوئی مقتدرانہ سلطنت روئے زمین پر نہیں۔ چپہ بھر زمین پر بھی ان کا تسلط نہیں۔ اگر ان کو تکلیف دی جاوے تو کوئی نہیں جو ان کی حامی بھرے۔ تیرہ سو برس سے خدا کا یہ کلام سچا ثابت ہو رہا ہے۔

پس ہمیں اس سے یہ سبق لینا چاہئے کہ خدا کے خلاف جنگ نہ کریں اور ہرگز ہرگز ورلی زندگی کو

مقدم نہ کرلیں ورنہ لَا یُنصَرُوْنَ کی سزا موجود ہے۔

24. میرا حال اب دیکھتے ہو۔ صحت ٹھیک نہیں، عمر کے انتہائی درجے کو پہنچ چکا ہوں۔ پس میں جو کچھ کہتا ہوں خلوص دل سے کہتا ہوں اور یہ کسی قیاس سے نہیں بلکہ اس کلام الٰہی کی بنا پر جس کی تہ تک پہنچ کر میں نے یقین کر لیا کہ دنیا کی زندگی اختیار کرنا اپنے پر عذاب وارد کرنا ہے۔ یہ مضمون بہت لمبا ہے اور بعض ضروری امور خطبہ کو مختصر کرنے کے متقاضی ہیں۔

آگے فرمایا وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتَابَ ہم نے تو ان لوگوں کی بہتری کے لئے موسیٰ کو کتاب دی پھر اور رسول بھیجے۔ اخیر میں عیسیٰ بن مریم کو کھلے نشانات کے ساتھ مبعوث کیا اور اسے اپنے کلام پاک سے مؤید کیا۔ پھر بھی اکثر لوگوں کی عادت ہے کہ جب کوئی رسول آیا اور اس نے ان کی خواہشوں کے خلاف کہا تو یہ اکڑ بیٹھے۔ پھر بعض کی تکذیب کی اور بعض کے قتل کے منصوبے کرنے لگے۔ مگر اس کا انجام ان کے حق میں اچھا نہیں ہوا۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو فہم عطا کرے۔ عاقبت اندیشی دے۔ یہ دنیا چند روزہ ہے۔ سب یار و آشنا الگ ہونے والے ہیں۔ ہاں کچھ دوست ایسے ہیں جو دنیا و آخرت میں ساتھ ہیں۔ ان کی نسبت فرمایا اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ (الزخرف:۶۸)۔ پس تمہارے دوست ہوں مگر وہ جن کو اللہ نے متقی فرمایا۔ اگر وہ تم سے پہلے مر گئے تو تمہارے شفیع ہوں گے اور اگر ہم ان سے پہلے وفات پا گئے تو ان کی دعائیں تمہارے کام آئیں گی۔

(بدر جلد ۸ نمبر ۸،۷،۹---- ۲۴-۳۱ دسمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

☆-☆-☆-☆